کارپوریٹ ہیڈ آفس
فیز 2 بحریہ ٹاؤن،
راولپنڈی۔

Corporate Head Office
Phase 2, Bahria Town
Rawalpindi. 46000

10 INTERNATIONAL PROPERTY AWARDS

بحریہ ٹاؤن سے وابستہ متاثرہ سرمایہ کاروں، رہائشیوں، ملازمین، ٹھیکیداروں اور لاکھوں پاکستانی خاندانوں کی جانب سے مؤدبانہ اپیل

بخدمت جناب فیلڈ مارشل سید عاصم منیر احمد شاہ نشانِ امتیاز (ملٹری) ہلالِ جرأت (ملٹری)

چیف آف ڈیفنس اسٹاف اسلامی جمہوریہ پاکستان

موضوع: زیرِ التواء عدالتی کارروائیوں کے دوران بحریہ ٹاؤن کے اثاثہ جات کی مسلسل تحلیل، جبری تصرف اور اونے پونے داموں فروخت کے خلاف فوری مداخلت کے لیے مؤدبانہ اپیل

محترم جناب ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بحریہ ٹاؤن کی جانب سے یہ مؤدبانہ اپیل آپ کی خدمتِ عالیہ میں ایک ایسے معاملے میں فوری مداخلت کی درخواست کے طور پر پیش کی جارہی ہے جو اب نہایت تشویشناک صورتِ حال اختیار کرچکا ہے اور جس کے سنگین قانونی، معاشی اور مفادِ عامہ سے متعلق اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ نہایت احترام کے ساتھ عرض ہے کہ بحریہ ٹاؤن کے اثاثہ جات اس وقت جبری اقدامات، زبردستی بے دخلی، انتہائی کم اور غیر حقیقی قیمتوں پر فروخت اور نیلامیوں کی زد میں ہیں، حالانکہ ان اثاثہ جات اور متعلقہ کارروائیوں کے حوالے سے متعدد مقدمات اور عدالتی کارروائیاں بدستور مجاز آئینی اور قانونی فورمز کے روبرو زیرِ سماعت ہیں۔ یہ اپیل بحریہ ٹاؤن کی انتظامیہ، رہائشیوں، الاٹیز، سرمایہ کاروں، ملازمین اور اس ادارے سے بالواسطہ یا بلاواسطہ وابستہ لاکھوں پاکستانی خاندانوں کی جانب سے پیش کی جارہی ہے۔ یہ محض ایک کاروباری ادارے کی فریاد نہیں بلکہ ان ہزاروں خاندانوں کی پکار ہے جنہوں نے اپنی عمر بھر کی جمع پونجی، روزگار اور اپنے بچوں کا مستقبل بحریہ ٹاؤن سے وابستہ کر رکھا ہے۔ آج بحریہ ٹاؤن کی املاک کی ضبطگی، سیلنگ اور کاروباری و ترقیاتی سرگرمیوں کی معطلی نے ملازمین، الاٹیز اور سرمایہ کاروں کو شدید بے یقینی سے دوچار کردیا ہے اور ہزاروں خاندان اپنے مستقبل کے بارے میں فکرمند ہیں۔

محترم جناب ! بحریہ ٹاؤن کے بانی چیئرمین ملک ریاض حسین نے اپنی زندگی کے کئی عشرے پاکستان میں تعمیرات، شہری ترقی، روزگار، فلاحی منصوبوں اور سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے وقف کیے۔ انہوں نے ایسے وقت میں جدید رہائشی منصوبوں کا تصور پیش کیا جب عام پاکستانی کے لیے منظم، محفوظ اور بنیادی سہولتوں سے آراستہ رہائش محض ایک خواب تھی۔ ان کے قائم کردہ منصوبوں نے نہ صرف لاکھوں لوگوں کو گھر فراہم کیے بلکہ تعمیرات، انجینئرنگ، صنعت، تجارت، خدمات اور دیگر شعبوں میں وسیع پیمانے پر معاشی سرگرمی کو جنم دیا۔ اس خاندان اور اس ادارے نے قومی خزانے میں ٹیکسوں، ڈیوٹیز، فیسوں اور دیگر قانونی ادائیگیوں کی صورت میں خطیر رقوم جمع کروائیں، ملک کے اندر اربوں روپے کی سرمایہ کاری کی، بیرونِ ملک پاکستانیوں اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کو پاکستان میں سرمایہ لگانے کی ترغیب دی اور لاکھوں افراد کے روزگار اور کاروبار کا وسیلہ بنے۔ قدرتی آفات، بیماری، غربت اور قومی بحرانوں کے دوران بھی بحریہ ٹاؤن اور ملک ریاض حسین نے اپنی استطاعت کے مطابق ریاست اور عوام کے ساتھ کھڑے ہونے کی کوشش کی۔

مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایک وقت ایسا آیا جب ملک ریاض حسین کے لیے پاکستان میں رہنا محض مشکل نہیں بلکہ ان کی جان اور ان کے اہلِ خانہ کے تحفظ کا سوال بن گیا۔ ان کے خاندان اور بحریہ ٹاؤن انتظامیہ کے مؤقف کے مطابق ان کی رہائش گاہ کی نگرانی کی گئی، انہیں جان سے مارنے کی دھمکیوں پر مشتمل ای میلز اور پیغامات موصول ہوئے اور ان کی اہلیہ اور بچوں کو بھی خوف و ہراس میں مبتلا کرنے کی کوشش کی گئی۔ حالات اس قدر سنگین کر دیے گئے کہ ایک ایسے شخص کو، جس نے اپنی پوری زندگی اور اپنی تمام تر کاروباری شناخت پاکستان سے وابستہ رکھی، اپنی جان اور اپنے بچوں کے تحفظ کے لیے ملک چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا۔ ان دھمکیوں کے حوالے سے باقاعدہ ایف آئی آر درج کروائی گئی، مگر متاثرہ خاندان کے مطابق اسے مکمل، آزادانہ اور منصفانہ تفتیش کے بغیر خارج کر دیا گیا۔ یہ تاثر پیدا ہوا کہ معاملے کو قانون اور میرٹ کی بنیاد پر دیکھنے کے بجائے ادارہ جاتی بے نیازی اور انا کی نذر کر دیا گیا۔ بالآخر معزز

24/7 Toll Free 0800 00100 | T: +92-51-5730280-6 F: +92-51-5730005 | care@bahriatown.com.pk www.bahriatown.com

بحریہ ٹاؤن سے وابستہ متاثرہ سرمایہ کاروں، رہائشیوں، ملازمین، ٹھیکیداروں اور لاکھوں پاکستانی خاندانوں کی جانب سے مؤدبانہ اپیل

ہائی کورٹ کو مداخلت کرنا پڑی، ایف آئی آر بحال ہوئی اور عدالت نے اس معاملے پر ایک اصولی اور رپورٹ شدہ فیصلہ صادر کیا۔ یہ عدالتی فیصلہ بذاتِ خود اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ ان دھمکیوں، ریکی اور مبینہ سازش کی تہہ تک پہنچنے کے لیے غیر جانب دارانہ تحقیقات کی جائیں۔

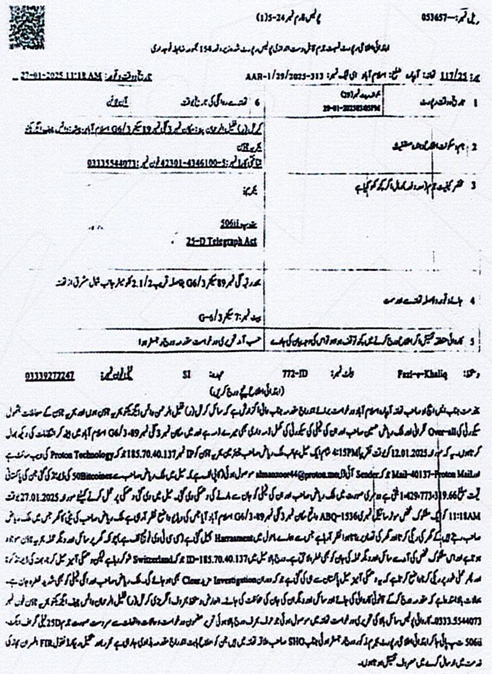

053657
117/25
AAR-1/29/2025-313
27-01-2025 11:18 AM
29-01-2025
03335544073
42301-4346100-5
506ii
25-D Telegraph Act
G6/3
G-6/3
Fazl-e-Khaliq
772-ID
SI
03339277247
Proton Technology
185.70.40.137
12.01.2025
Over-all
Proton Mail
50Bitcoinez
27.01.2025
11:18AM
ABQ-1536
Harrasment
Switzerland
Clear
Investigation
0333.5544073
SHO
FIR

SI Fazl-e-Khaliq
29-01-2025

یہ اسی شخص کی تصویر ہے جس کے خلاف 'شناخت، تصویر اور دیگر دستیاب شواہد کی بنیاد پر مقدمہ (FIR) درج ہونے کے باوجود آج تک اس کی گرفتاری عمل میں نہیں لائی جا سکی، حالانکہ وہ مسلسل چیئرمین بحریہ ٹاؤن، ملک ریاض حسین، کو سنگین نتائج اور قتل کی دھمکیاں دیتا رہا اور ان کی رہائش گاہ کی نگرانی کرنے کے لیے بھی وہاں موجود رہا۔ مندرجہ ذیل عدالتی حکم اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ متعلقہ انتظامی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ناکامی کے بعد معزز عدالت نے قانون کے مطابق مداخلت کرتے ہوئے ایف آئی آر کو بحال رکھا اور متاثرہ فریق کو کسی حد تک انصاف فراہم کیا۔ تاہم نہایت افسوسناک امر یہ ہے کہ عدالتی حکم کے ذریعے ایف آئی آر کی بحالی کے باوجود آج تک نہ تو نامزد شخص کے خلاف مؤثر تفتیش کی گئی، نہ اس کی گرفتاری عمل میں لائی گئی اور نہ ہی مقدمہ میں کسی قسم کی قابلِ ذکر پیش رفت یا عدالتی حکم پر حقیقی معنوں میں عمل درآمد کیا گیا، جس کے باعث عدالت کی بروقت مداخلت کے باوجود متاثرہ فریق بدستور تحفظ اور مکمل انصاف سے محروم ہے۔

24/7 Toll Free
0800 00100
T: +92-51-5730280-6
F: +92-51-5730005
care@bahriatown.com.pk
www.bahriatown.com

کارپوریٹ ہیڈ آفس
فیز 2 بحریہ ٹاؤن
راولپنڈی۔
Corporate Head Office
Phase 2, Bahria Town
Rawalpindi. 46000

10 INTERNATIONAL PROPERTY AWARDS

بحریہ ٹاؤن سے وابستہ متاثرہ سرمایہ کاروں، رہائشیوں، ملازمین، ٹھیکیداروں اور لاکھوں پاکستانی خاندانوں کی جانب سے مؤدبانہ اپیل

ORDER SHEET

ISLAMABAD HIGH COURT, ISLAMABAD.
JUDICIAL DEPARTMENT.

W.P No. 1346 of 2025

Col. (R) Khalil ur Rehman

Vs.

Judicial Magistrate, Sec-30, Islamabad West and others.

S. No. of order/ proceedings	Date of order/ proceedings	Order with signature of Judge and that of parties or counsel where necessary.
	28.04.2025.	Mr. Tanveer Ahmed, Advocate for the petitioner. Ms. Sumaira Khursheed, State Counsel with Zulfiqar Ali, Investigation Officer, P.S. Aabpara, Islamabad. Mr. Sajid Cheema, DSP (legal), Islamabad Police. Mr. Wajid Munir, Deputy District Prosecutor. Mr. Asim Ghaffar, SHO, Aabpara, Islamabad.

MUHAMMAD ASIF J. Through the instant petition, the petitioner has impugned the order dated 10.02.2025 passed by the Judicial Magistrate Sec-30, Islamabad-West, whereby the cancellation report filed by the SHO, Police Station Aabpara was accepted.

2. The learned counsel for the petitioner argued that the cancellation of FIR No. 117/2025 of Police Station Aabpara is based on perfunctory and non-transparent investigation process, devoid of due diligence required in matters involving threats to life; that the impugned order passed by the learned Judicial Magistrate suffers from non-application of mind and is in violation of the principles settled by the Superior Courts regarding fair investigation and the duties of the Magistrate under Section 173 Cr.P.C. that the cancellation report dated 04.02.2025 was prepared, submitted, forwarded and approved in an exceedingly hasty manner, despite the fact that the alleged occurrence took place on 27.01.2025 and FIR was

Page-6
W.P. No. 1346 of 2025
Col. Retd Khalil ur Rehman v. Judicial Magistrate & others.

Furthermore, the summons issued to the complainant was not duly served, resulting in the complainant's absence before the Court; however, instead of affording the complainant an opportunity to appear, the Court proceeded to pass the impugned order. This aspect of the matter raises the question as to what urgency existed in the matter that prompted the concerned SHO to file the cancellation report and led the Court to pass an impugned order in such a hasty manner. The whole story indicates that the due process was not adopted by the Investigation agency as well as by the trial Court.

12. In light of the foregoing discussion, the instant writ petition is **accepted**, and the impugned order dated 10.02.2025, passed by the learned Judicial Magistrate Sec-30 Islamabad-West, is hereby set aside. The matter is remanded to the investigating agency for submission of a fresh report under Section 173 Cr.P.C. in accordance with the law. It is further expected that the investigating agency and prosecution will adhere to the mandatory legal provisions in the future.

(MUHAMMAD ASIF)
JUDGE

یہ بھی کوئی معمولی واقعہ نہیں کہ ملک ریاض حسین کے بچوں کو ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑا جنہیں ان کے خاندان نے مبینہ اغوا، غیر قانونی حراست اور جان کے شدید خطرے سے تعبیر کیا۔ ایک باپ کے لیے اس سے بڑی اذیت کیا ہو سکتی ہے کہ اسے اپنے کاروبار، اپنے وطن اور اپنی تمام عمر کی محنت میں سے اپنے بچوں کی جان کا انتخاب کرنا پڑے؟ وہ وطن نہیں چھوڑنا چاہتے تھے، مگر حالات نے انہیں اس فیصلے پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے کاروبار، اختیار، آسائش اور برسوں کی محنت سے قائم کردہ نظام سے زیادہ اپنے اہلِ خانہ کی زندگی کو اہم سمجھا۔ ان کے پیچھے رہ جانے والے اہلِ خانہ بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ ملک ریاض حسین کے بھائی، کے بارے میں خاندان کا مؤقف ہے کہ انہیں مبینہ طور پر اٹھا لیا گیا اور کئی ماہ تک ان کا کوئی سراغ نہ مل سکا۔ معاملہ عدالتِ عالیہ کے سامنے بھی آیا، مگر ایک طویل عرصے تک ان کی بازیابی ممکن نہ ہو سکی۔ بعد ازاں انہیں کینسر جیسے مہلک مرض، شدید بیماری، کمزوری اور کسمپرسی کی حالت میں سڑک کے کنارے چھوڑ دیا گیا۔ ایک بیمار اور عمر رسیدہ شخص نے اس دوران جو جسمانی اذیت، ذہنی صدمہ اور بے بسی برداشت کی، اسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ وہ کئی مرتبہ زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہوئے اور بمشکل موت کے منہ سے واپس آئے۔ سوال یہ ہے کہ کیا کسی مہذب ریاست میں کسی شہری، بالخصوص ایک بیمار شخص، کے ساتھ ایسا سلوک قابل قبول ہو سکتا ہے؟ کیا اختلاف، مقدمہ یا تحقیقات کسی انسان کو اس کے بنیادی حقِ زندگی، عزت اور علاج سے محروم کرنے کا جواز بن سکتے ہیں؟

24/7 Toll Free
0800 00100
T: +92-51-5730280-6
F: +92-51-5730005
care@bahriatown.com.pk
www.bahriatown.com

بحریہ ٹاؤن سے وابستہ متاثرہ سرمایہ کاروں، رہائشیوں، ملازمین، ٹھیکیداروں اور لاکھوں پاکستانی خاندانوں کی جانب سے مؤدبانہ اپیل

بحریہ ٹاؤن کے اثاثہ جات اس وقت جبری اقدامات، زبردستی بے دخلی، انتہائی کم اور غیر حقیقی قیمتوں پر فروخت اور نیلامیوں کی زد میں ہیں یہ اقدامات محض ایک نجی کاروباری ادارے کو ناقابلِ تلافی نقصان نہیں پہنچا رہے بلکہ پاکستان کے سب سے بڑے رئیل اسٹیٹ اور انفراسٹرکچر ڈویلپرز میں سے ایک کے وجود اور فعالیت کو متاثر کر رہے ہیں، جس کے منصوبوں، ملازمین، سرمایہ کاروں، الاٹیوں اور اس سے منسلک صنعتوں کے ساتھ مجموعی طور پر لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں شہریوں کے معاشی مفادات وابستہ ہیں۔

زیرِ التواء عدالتی کارروائیوں کے باوجود ان اقدامات کا تسلسل نہایت اہم اور سنگین قانونی سوالات کو جنم دیتا ہے۔ اگر بالآخر مجاز عدالتیں ان جبری اقدامات کو غیر قانونی قرار دیتی ہیں تو ان کے نتیجے میں ہونے والی ہر نیلامی، منتقلی اور قبضہ قانونی طور پر قابلِ اعتراض اور چیلنج کے تابع ہو جائے گا۔ نتیجتاً نیلامی کے ذریعے جائیدادیں حاصل کرنے والے خریدار ان جائیدادوں سے محروم ہو سکتے ہیں، طویل قانونی چارہ جوئی کا آغاز ہوگا، بھاری مالی معاوضوں کے دعوے سامنے آ سکتے ہیں، رئیل اسٹیٹ مارکیٹ میں غیر یقینی مزید بڑھے گی اور ایسے بے قصور تیسرے فریق کے لیے غیر ضروری قانونی و معاشی پیچیدگیاں پیدا ہوں گی جنہوں نے اس یقین کے ساتھ جائیدادیں خریدی ہوں گی کہ نیلامی کا عمل قانونی طور پر مستحکم اور قابلِ عمل ہے۔ لہٰذا یہ اقدامات صرف بحریہ ٹاؤن کے مفادات کو متاثر نہیں کرتے بلکہ ہر اس ممکنہ خریدار کے حقوق کو بھی خطرے میں ڈالتے ہیں جو لاعلمی میں ایسی جائیداد خرید کر برسوں کی قانونی چارہ جوئی میں الجھ سکتا ہے۔

ذیل میں دیا گیا تقابلی جائزہ بحریہ ٹاؤن کے اثاثہ جات کی تشویشناک حد تک کم قیمت پر نیلامی یا تصرف کو واضح کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر انتہائی محتاط انداز میں مارکیٹ ویلیو کا تخمینہ لگایا جائے تب بھی ان اثاثہ جات کی حقیقی متوقع مارکیٹ قیمت ان رقوم سے کئی گنا زیادہ بنتی ہے جن پر انہیں نیلام کیا گیا ہے یا فروخت و تصرف کے لیے پیش کیا جا رہا ہے۔

اس طرح تقریباً 238.6 ارب روپے کی کم از کم تخمینی مارکیٹ ویلیو رکھنے والے اثاثہ جات یا تو پہلے ہی نیلام کیے جا چکے ہیں، قبضے میں لیے جا چکے ہیں، یا اس وقت نیلامی اور تصرف کی کارروائیوں کی زد میں ہیں۔ مزید تشویشناک امر یہ ہے کہ متعدد معاملات میں نیلامی کی اصل قیمت یا حتمی فروخت کی رقم تک ظاہر نہیں کی گئی۔ یہ صورتِ حال اس غیر معمولی پیمانے کو ظاہر کرتی ہے جس پر بحریہ ٹاؤن کے قیمتی اثاثہ جات تحلیل اور ضائع کیے جا رہے ہیں، جس کے مالی نتائج ناقابلِ واپسی ہو سکتے ہیں۔

نمبر	اثاثہ/جائیداد	موجودہ حیثیت	نیلامی/فروخت کی رقم	کم از کم تخمینی مارکیٹ ویلیو
1	روبیش مارکی، راولپنڈی	نیلام/فروخت شدہ	508 ملین روپے	1.5 ارب روپے
2	موضع موہڑہ نور، راولپنڈی—405 کنال 3 مرلہ	نیلام/فروخت شدہ	1.386 ارب روپے	تقریباً 210 ارب روپے CDA — اور DHA کے مروجہ پراپرٹی ریٹس کی بنیاد پر
3	پلاٹ نمبر 3، کلب روڈ، اسلام آباد—18 کنال	نیلامی منعقد ہو چکی	فروخت کی رقم ظاہر نہیں کی گئی	15 ارب روپے
4	15 گاڑیاں اور 14 موٹر سائیکلیں	قبضے میں لے لیا گیا	فروخت/تصرف کی رقم ظاہر نہیں کی گئی	200 ملین روپے
5	تحصیل صدر، راولپنڈی کے مختلف مواضعات میں 2,242 کنال اراضی	مبینہ طور پر نیلامی ہو چکی	فروخت کی رقم ظاہر نہیں کی گئی	6.7 ارب روپے

بحریہ ٹاؤن سے وابستہ متاثرہ سرمایہ کاروں، رہائشیوں، ملازمین، ٹھیکیداروں اور لاکھوں پاکستانی خاندانوں کی جانب سے مؤدبانہ اپیل

6	میڈیا ہاؤس، راولپنڈی	نیلامی کا اشتہار جاری	فروخت کی رقم ظاہر نہیں کی گئی	2ارب روپے
7	موضع کتھڑ، مری—528 کنال اراضی	نیلامی کا اشتہار جاری	فروخت کی رقم ظاہر نہیں کی گئی	3.2ارب روپے
—	مجموعی کم از کم تخمینی مارکیٹ ویلیو	—	—	تقریباً 238.6ارب روپے

بحریہ ٹاؤن کے متعدد اہم اور اسٹریٹیجک اثاثہ جات کی پہلے سے شائع شدہ مالیت بھی اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ ان اثاثہ جات کی قیمتیں بذاتِ خود کروڑوں اور اربوں روپے میں تھیں۔ اس کے باوجود آج بنیادی اور اسٹریٹیجک نوعیت کے اثاثہ جات یا تو انتہائی کم اور اضطراری قیمتوں پر نیلام کیے جا رہے ہیں یا ان کی ویلیوایشن، بولی کے طریقۂ کار اور حتمی فروخت کی رقم کے بارے میں مکمل شفافیت کے بغیر انہیں تصرف میں لایا جا رہا ہے۔

نہایت احترام سے عرض ہے کہ یہ اقدامات، دیگر قانونی وجوہات کے علاوہ، مندرجہ ذیل بنیادوں پر قانونی طور پر ناقابلِ جواز ہیں:

1. بنیادی کارروائیوں کی قانونی حیثیت ابھی تک مجاز عدالتوں کے روبرو زیرِ سماعت ہے اور اس پر حتمی فیصلہ صادر نہیں ہوا۔
2. ملکیتی حقوق، اثاثہ جات کی اٹیچمنٹ اور ریکوری کے اختیارات بدستور متنازع اور زیرِ سماعت ہیں۔
3. زیرِ التواء مقدمات کے دوران کی جانے والی کوئی بھی منتقلی بالآخر انہی عدالتی کارروائیوں کے حتمی فیصلے سے مشروط رہے گی۔
4. اگر بنیادی کارروائیاں غیر قانونی قرار پاتی ہیں تو نیلامی کے ذریعے جائیدادیں حاصل کرنے والے خریدار بھی قانون کے مقررہ طریقۂ کار کے تحت ایسی جائیدادیں واپس کرنے کے پابند ہو سکتے ہیں۔
5. ایسی صورتِ حال لازماً متعدد نئی قانونی کارروائیوں، مالی نقصانات، غیر یقینی صورتِ حال اور ادارہ جاتی مشکلات کا باعث بنے گی۔

محترم عالی جناب، موجودہ جبری اقدامات کے باعث بحریہ ٹاؤن اس وقت اپنی ترقیاتی سرگرمیاں معمول کے مطابق جاری رکھنے سے قاصر ہے۔ مؤدبانہ طور پر عرض ہے کہ تقریباً 372 ارب روپے مالیت کے ترقیاتی کام اس وقت معطل ہیں۔ یہ منصوبے براہِ راست عوامی انفراسٹرکچر، بنیادی سہولیات، رہائشی ترقی اور اس سے وابستہ وسیع معاشی سرگرمیوں سے متعلق ہیں۔ ان منصوبوں کی معطلی سے ہزاروں ملازمین، ٹھیکیدار، سپلائرز، سرمایہ کار، الاٹیز، مالیاتی ادارے اور بالآخر ملکی معیشت براہِ راست متاثر ہو رہی ہے۔ اثاثہ جات کی جبری نیلامی اور ضبطگی کا تسلسل اس معاشی نقصان کو مزید سنگین بنائے گا۔

محترم عالی جناب، اگر موجودہ طرزِ عمل اسی طرح بلا روک ٹوک جاری رہا تو بحریہ ٹاؤن کے اثاثہ جات بتدریج ختم اور ناقابلِ تلافی حد تک تحلیل ہو جائیں گے۔ آمدن پیدا کرنے والے اور اسٹریٹیجک اثاثہ جات کی مسلسل اٹیچمنٹ، ضبطگی، نیلامی اور انتہائی کم قیمتوں پر فروخت بالآخر بحریہ ٹاؤن کو اس مالی صلاحیت سے محروم کر دے گی جو اس کی موجودہ قانونی، معاہداتی اور عوامی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لیے ناگزیر ہے۔ ایسی صورتِ حال میں بحریہ ٹاؤن نہ صرف معزز سپریم کورٹ آف پاکستان کے روبرو اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی پوزیشن میں نہیں رہے گا بلکہ تقریباً 372 ارب روپے مالیت کے زیرِ التواء ترقیاتی کاموں کو شروع کرنے اور مکمل کرنے کی مالی استعداد بھی کھو دے گا، حالانکہ یہ منصوبے بالآخر ہزاروں شہریوں اور الاٹیوں کے مفاد اور حقوق سے وابستہ ہیں۔ مزید برآں، DHA کی جانب سے عائد کردہ جبری اور یکطرفہ مالی مطالبات کو بھی پورا کرنے کا دباؤ مسلسل موجود ہے۔ اگر یہی اثاثے مسلسل نیلام، ضبط اور

24/7 Toll Free
0800 00100
T: +92-51-5730280-6
F: +92-51-5730005
care@bahriatown.com.pk
www.bahriatown.com

BAHRIA TOWN

BAHRIA TOWN
PRIVATE LIMITED
YOUR LIFESTYLE DESTINATION

کارپوریٹ ہیڈ آفس
فیز 2 بحریہ ٹاؤن،
راولپنڈی۔

Corporate Head Office
Phase 2, Bahria Town
Rawalpindi. 46000

10 INTERNATIONAL PROPERTY AWARDS

بحریہ ٹاؤن سے وابستہ متاثرہ سرمایہ کاروں، رہائشیوں، ملازمین، ٹھیکیداروں اور لاکھوں پاکستانی خاندانوں کی جانب سے مؤدبانہ اپیل

اضطراری قیمتوں پر فروخت کیے جاتے رہے تو بحریہ ٹاؤن کو انہی ذرائع سے محروم کر دیا جائے گا جن کے ذریعے اپنی ذمہ داریاں پوری کر سکتا ہے، زیرِ التواء ترقیاتی کام مکمل کر سکتا ہے۔ گزشتہ تین سال سے بحریہ ٹاؤن کے ترقیاتی کام عملاً معطل ہیں، جس کے نتیجے میں عوام اور الاٹیوں کو تقریباً 372 ارب روپے مالیت کے ترقیاتی کاموں اور سہولیات کی فراہمی نہیں ہو پا رہی۔ یہ امر نہایت اہم ہے کہ بحریہ ٹاؤن کے موجودہ اثاثہ جات محض کمپنی کے تجارتی اثاثے نہیں بلکہ انہی وسائل سے عوام کے جمع شدہ سرمائے کے عوض ترقیاتی کام مکمل کر کے انہیں ان کے حقوق اور سہولیات فراہم کی جانی ہیں۔ اگر یہی اثاثہ جات ضبط کر کے فروخت کر دیے جائیں تو بحریہ ٹاؤن کے پاس 372 ارب روپے کے زیرِ التواء ترقیاتی کام مکمل کرنے کے لیے مالی وسائل کہاں سے آئیں گے؟ درحقیقت ایسے اثاثہ جات کی تحلیل کا نقصان صرف بحریہ ٹاؤن کا نہیں، بلکہ بالآخر ان ہزاروں الاٹیوں اور شہریوں کا ہے جن کا سرمایہ اور مستقبل انہی منصوبوں سے وابستہ ہے۔

نہایت احترام سے عرض ہے کہ ایک طرف ریاست بحریہ ٹاؤن سے ان تمام بھاری مالی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی توقع نہیں رکھ سکتی اور دوسری جانب مختلف اداروں کے ذریعے مسلسل انہی اثاثہ جات کو ختم یا فروخت کرتی رہے جو بحریہ ٹاؤن کے لیے آمدن اور نقد وسائل کے بنیادی ذرائع ہیں۔ ایسا طرزِ عمل نہ صرف عدالتی ذمہ داریوں اور جائز تصفیوں پر عمل درآمد کے امکان کو عملاً ختم کر دے گا بلکہ ہزاروں الاٹیوں، سرمایہ کاروں، قرض خواہوں اور دیگر بے قصور اسٹیک ہولڈرز کے مفادات کو بھی ناقابلِ تلافی نقصان پہنچائے گا۔ لہٰذا نہایت مؤدبانہ استدعا ہے کہ بحریہ ٹاؤن کے اثاثہ جات کو اضطراری اور انتہائی کم قیمتوں پر فروخت کر کے ناقابلِ واپسی نقصان پہنچانے کے بجائے تمام زیرِ التواء معاملات کو ادارہ جاتی مکالمے اور باہمی طور پر قابلِ قبول تصفیے کے ذریعے حل کیا جائے، تاکہ تمام جائز اور قانونی ذمہ داریوں کی منظم، شفاف اور پائیدار انداز میں ادائیگی کے لیے ضروری اثاثہ جات محفوظ رہ سکیں۔

محترم عالی جناب، موجودہ غیر معمولی حالات میں نہایت ادب و احترام کے ساتھ استدعا ہے کہ بحریہ ٹاؤن کے خلاف جاری جبری اقدامات کا فوری، جامع اور غیر جانبدارانہ جائزہ لینے کے لیے مناسب احکامات صادر فرمائے جائیں، اور اس امر کو یقینی بنانے میں معاونت فرمائی جائے کہ زیرِ التواء عدالتی کارروائیوں کے حتمی فیصلے تک مزید کسی اثاثے کی نیلامی، فروخت یا تصرف عمل میں نہ لایا جائے۔ مزید استدعا ہے کہ مسلسل جبری اقدامات کے بجائے بامقصد ادارہ جاتی مکالمے کے ذریعے ایک منصفانہ، قانونی، شفاف اور باہمی طور پر قابلِ قبول حل کی راہ ہموار کی جائے، تاکہ ریاست، بحریہ ٹاؤن، سرمایہ کاروں، الاٹیوں، ممکنہ خریداروں اور دیگر تمام متعلقہ فریقین کے جائز حقوق اور مفادات کا قانون کے مطابق مؤثر تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔

محترم عالی جناب، اس اپیل کا مقصد ہرگز قانون سے کسی قسم کا استثنا یا رعایت حاصل کرنا نہیں۔ اس کا واحد مقصد قانون کی حکمرانی، عدالتی عمل کے احترام و تحفظ، قیمتی قومی اثاثہ جات کے تحفظ اور ایسے ناقابلِ واپسی نتائج سے بچاؤ کی درخواست کرنا ہے جو مجاز عدالتوں کے حتمی فیصلوں سے قبل متنازع جائیدادوں کی مسلسل فروخت اور تصرف کے نتیجے میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ ہمیں خلوصِ دل سے امید ہے کہ آپ کی معزز مداخلت سے بحریہ ٹاؤن سے متعلق تمام زیرِ التواء معاملات کو ایسے اقدامات کے بجائے، جو قومی اثاثہ جات کو مستقل نقصان پہنچا سکتے ہیں، سرمایہ کاروں کے اعتماد کو مجروح کر سکتے ہیں اور غیر ضروری قانونی و معاشی پیچیدگیاں پیدا کر سکتے ہیں، ثالثی، قانونی و بامقصد مکالمے اور ادارہ جاتی انصاف کے ذریعے حل کرنے کی راہ ہموار ہو گی۔

بصد احترام، مخلص،

مورخہ: 09 اگست 2026ء

انتظامیہ بحریہ ٹاؤن (پرائیویٹ) لمیٹڈ

24/7 Toll Free
0800 00100
T: +92-51-5730280-6
F: +92-51-5730005
care@bahriatown.com.pk
www.bahriatown.com